FLOW CHART — ترتیبی نقشۂ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

09- سُوْرَةُ التَّوْبَةِ

آیات : 129 ...... مَدَنِيَّة ...... پیراگراف : 5

زمانۂ نزول: سورۃ التوبۃ کا دوسرا حصہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے سلسلے میں رجب 9 ہجری سے پہلے نازل ہوا۔ سورۃ التوبۃ کا تیسرا حصہ غزوۂ تبوک سے واپسی پر متفرق اوقات میں نازل ہوا۔ اور سورۃ التوبۃ کا پہلا حصہ سب سے آخر میں ذوالقعدہ 9 ہجری میں ، حج سے پہلے نازل ہوا۔

مرکزی مضمون

مشرکینِ مکہ یعنی بنی اسمٰعیل کے خلاف جہاد ضروری ہے۔

اہلِ کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے خلاف جہاد ضروری ہے۔

منافقین کے خلاف جہاد ضروری ہے۔

خام مسلمانوں کی تربیت لازمی ہے۔

پہلا پیراگراف — آیات 1 تا 28 — بنی اسمٰعیل یعنی مشرکینِ عرب کے خلاف جہاد کا حکم

دوسرا پیراگراف — آیات 29 تا 36 — بنی اسرائیل (اہلِ کتاب) یعنی یہود و نصاریٰ کے خلاف جہاد کا حکم

تیسرا پیراگراف — آیات 38 تا 41 — ترغیبِ جہاد: قیصرِ روم اور اس کے باجگذاروں کے خلاف جہاد و ہدایت کی مغرونی

چوتھا پیراگراف — آیات 42 تا 127 — منافقین کے خلاف جہاد کا حکم

پانچواں پیراگراف — آیات 128 تا 129 — نبی ﷺ کی خیر خواہی کی قدر کرنے کا حکم
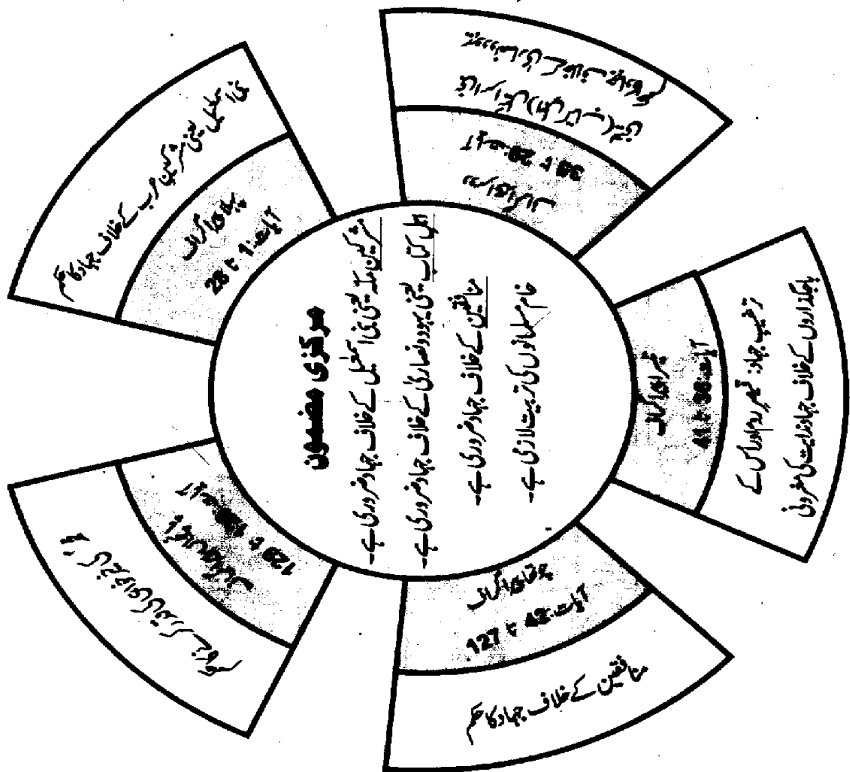
زمانۂ نزول اور پس منظر

غزوۂ تبوک کے لیے رسول اللہ ﷺ رجب 9 ہجری میں شمالی محاذ پر قیصرِ روم سے مقابلے کے لیے 30 ہزار افراد کے ساتھ نکلے۔ قیصر مقابلے کے لیے نہیں آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہاں 20 دن قیام فرمایا۔ قیصر کے ماتحت چھوٹی موٹی عیسائی ریاستوں نے جزیہ دے کر اسلامی ریاست کی اطاعت قبول کر لی۔ واپسی شعبان 9 ہجری میں ہوئی۔ سورۃ التوبۃ کا دوسرا حصہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے سلسلے میں رجب 9 ہجری سے پہلے نازل ہوا۔ سورۃ التوبۃ کا تیسرا حصہ غزوۂ تبوک سے واپسی پر متفرق اوقات میں نازل ہوا۔ اور سورۃ التوبۃ کا پہلا حصہ سب سے آخر میں ذوالقعدہ 9 ہجری میں، حج سے پہلے نازل ہوا، جس کے اُحکامات اولاً حضرت ابوبکرؓ امیرِ حج کے ذریعے اور بعد میں چند اور اُحکامات حضرت علیؓ کے ذریعے مشرکینِ عرب کے اس عظیم اجتماع کے موقع پر بذریعہ اعلان سنا دیے گئے۔

سورۃ التوبہ 9 ہجری میں نازل ہوئی، جس میں غزوۂ تبوک (رجب 9 ہجری) کا سفر ہوا تھا۔

آیت 113 کے میں 10 نبوی میں ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی، جس میں مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کی ممانعت ہے۔

سورۃ ﴿التَّوْبَة﴾ کی متفرق آیات کا زمانۂ نزول حسبِ ذیل ہے:

1- آیات 1 تا 12، نو (9) ہجری کے حج سے پہلے نازل ہوئیں۔ غالباً آیات 25 تا 28 اور 36 تا 37 بھی اسی دور میں نازل ہوئیں۔
2- آیات 13 تا 24، آٹھ (8) ہجری کے اوائل میں صلحِ حدیبیہ کے معاہدے کے ٹوٹ جانے پر نازل ہوئیں۔
3- آیات 29 تا 35، جو اہلِ کتاب سے جہاد اور جزیہ سے متعلق ہیں، غزوۂ تبوک (رجب 9ھ) سے پہلے نازل ہوئیں۔
4- آیات 38 تا 41، غزوۂ تبوک کی تیاری کے سلسلے میں نازل ہوئیں، جن میں ترغیبِ جہاد ہے۔
5- آیات 42 تا 127، غزوۂ تبوک سے واپسی پر 9ھ کے اواخر میں نازل ہوئیں، جو زیادہ تر منافقین سے متعلق ہیں۔
6- آخری دو آیتیں 128 تا 129، دس (10) ہجری کے آواخر میں نازل ہوئیں، جن میں رسول اللہ ﷺ کی دردمندی اور خیر خواہی کی قدر کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

خصوصیات

1- مدینہ منورہ میں وفات سے پہلے 9 اور 10 ہجری میں رسول اللہ ﷺ پر تین سورتیں نازل ہوئیں۔ سُورۃُ البَیِّنَة، سُورَۃُ التَّوبَة اور سُورۃ النصر۔ چنانچہ سورۃ التوبۃ نزولی ترتیب کے اعتبار سے سب سے بڑی آخری مدنی سورت ہے۔

2- سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھی گئی، جس سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اولاً یہ کہ یہ قرآن آج بھی اُسی طرح محفوظ ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے اسے لکھوایا تھا۔ ثانیاً پچھلی سورۃ الانفال میں جہاد کے آداب فضائل وفوائد اور اَحکامِ صلح وجنگ بیان کیے گئے تھے۔ اِس سورۃ ﴿التوبة﴾ میں عملاً مشرکین بنی اسمٰعیل ، اہلِ کتاب اور منافقین تینوں سے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔ دونوں سورتیں معنوی اعتبار سے مربوط ہیں اور دونوں جہاد سے متعلق ہیں۔

سورۃ التّوبة کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿الانفال﴾ میں فلسفۂ جہاد، ترغیبِ جہاد اور آدابِ جہاد کا ذکر تھا۔ یہاں سورت ﴿التوبة﴾ میں اُن تین گروہوں (مشرکین، اہلِ کتاب اور منافقین) کا ذکر کیا گیا ہے، جن سے عملاً جہاد کرنا ہوگا۔

2- اگلی سورت ﴿یونس﴾ میں جہاد سے پہلے جہاد کی شرائط کا ذکر ہے۔ توحید، رسالت اور آخرت پر کامل ایمان کے بغیر جہاد ممکن نہیں۔ چنانچہ محکم دلائل کے ساتھ مجادلہ کیا گیا ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- ﴿مشرکین﴾ کے خلاف فردِ جرم اور اُن کے بارے میں مسلمانوں کو ہدایات:

(a) مشرکین مکہ کی صلح حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی پر ، اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اظہار بیزاری کیا گیا: ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (آیت:1)

(b) مشرکینِ مکہ کو نو (9) ہجری میں، چار (4) مہینے کا الٹی میٹم دیا گیا۔

﴿وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (آیت:3)

(c) جن مشرکین نے صلح حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی، ان سے مدت معاہدہ تک عہد نبھانے کی ہدایت کی گئی۔ یہ خارجہ پالیسی ہے۔

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ﴾ (آیت:4)

(d) مشرکین کو وارننگ دی گئی کہ انہیں چار (4) مہینے کے بعد گرفتار اور قتل کیا جائے گا ، البتہ وہ اسلام قبول کر کے نماز اور زکوٰۃ ادا کریں تو ان کے خلاف جنگی کاروائی روکی جاسکتی ہے۔

﴿فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ

وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ (آیت:5)

(e) مشرکین اور غیر مسلم اگر اسلامی ریاست کا تعلیمی ویزہ (Educational Visa) لے کر دینِ اسلام سیکھنے کے لیے آئیں گے تو ان کی حفاظت کی جائے گی اور ویزہ کی مدت ختم ہونے کے بعد، ان کو بخیریت اپنے گھر لوٹنے کے لیے سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

﴿وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ﴾ (آیت:6)

(f) مشرکین اگر سیدھے رہیں تو ان سے اچھے تعلقات رکھے جاسکتے ہیں ۔لیکن یہ عہد شکن لوگ ہیں۔

﴿كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ﴾ (آیت:7)

(g) مشرکین کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ مساجد کی تعمیر کریں، جب کہ وہ اپنے خلاف خود کفر کے گواہ ہیں۔

﴿مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ﴾ (آیت:17)

(h) مشرکین اعتقادی طور پر نجس اور گندے ہوتے ہیں، اس لیے انہیں حدود حرم میں داخلے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

﴿اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ (آیت:28)

(i) مشرکین کی ناگواری کے باوجود ، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ، تاکہ وہ سب پر غالب آجائے۔

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (آیت:33)

(j) مشرکین جس طرح اتحادی قوتوں کے ساتھ متحد ہو کر جنگ کرتے ہیں، مسلمانوں کو بھی اسی طرح متحد ہو کر جنگ کرنا چاہیے۔ ﴿وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۗفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۗفَّةً﴾ (آیت:36)

(k) کسی نبی اور کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکین کی موت پر دعائے مغفرت کرے، چاہے وہ اس کے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى﴾ (آیت:113)

2- ﴿اہلِ کتاب﴾ کے خلاف فردِ جرم اور ان کے بارے میں مسلمانوں کو ہدایات:

(a) اسلامی ریاست کے اہلِ کتاب ذمیوں سے جزیہ لیا جائے گا، ورنہ پھر ان سے جنگ کی جائے گی۔

﴿ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴾ (آیت:29)۔

(b) اہلِ کتاب میں سے یہود نے حضرت عزیرؑ کو اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا بنایا۔ دونوں اللہ کی لعنت کے مستحق ہو گئے۔

﴿ وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴾ (آیت:30)

(c) اہلِ کتاب نے تورات و انجیل کی آیات کو نظر انداز کر کے، اپنے علماء ﴿أَحْبَار﴾ اور اپنے درویشوں ﴿رُهْبَان﴾ کو (یعنی اُن کے حلال و حرام کو تسلیم کر کے اپنا) رب بنا لیا، حالانکہ انہیں ایک خدا کی عبادت و اطاعت کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ شرک فی التشریع تھا۔

﴿ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴾ (آیت:31)

(d) اہلِ کتاب اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، لیکن اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا۔

﴿ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴾ (آیت:32)

(e) اہلِ کتاب کے علماء ﴿أَحْبَار﴾ اور درویش ﴿رُهْبَان﴾ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں۔ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔
سونے چاندی کو جمع کرنے میں مشغول ہیں۔ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ یہ دوزخی ہوں گے۔

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾ (آیت:34)

3- ﴿منافقین﴾ کے خلاف فردِ جرم اور ان کے بارے میں مسلمانوں کو ہدایات:

(a) منافقین اللہ اور رسول کا انکار کرتے ہیں۔ کسل مندی کے ساتھ نماز کے لیے آتے ہیں اور ناگواری کے ساتھ انفاق کرتے ہیں۔

﴿ أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴾ (آیت:54)

(b) منافقین کو خدشہ لگا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی سورت نازل کرے گا، جس میں ان کے دل کے نفاق کا پول کھل سکتا ہے۔

﴿ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ﴾ (آیت:64)

(c) منافقین برائیوں کا حکم دیتے ہیں اور نیکیوں سے روکتے ہیں، انفاق نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا، اللہ نے بھی ان فاسقوں کو بھلا دیا۔

﴿ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللَّهَ فَنَسِيَهُمْ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴾ (آیت:67)

(d) منافقین اور کفار سے جہاد کرنے اور ان دوزخیوں سے سختی سے نمٹنے کا حکم دیا گیا۔

﴿ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ﴾ (آیت:73)

4- دیہاتی، بدوی ﴿أعراب﴾

(a) دیہاتی منافقین اپنے کفر و نفاق میں شدید ہوتے ہیں اور اللہ کے نازل کردہ احکام سے غافل ہوتے ہیں۔

﴿ الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ﴾ (آیت:97)۔

(b) دیہاتی منافقین انفاق کو بوجھ، جرمانہ سمجھ کر ادا کرتے ہیں اور اسلام کے بدخواہ ہوتے ہیں۔

﴿ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ﴾ (آیت:98)

(c) منافقین کو دوہرا عذاب دیا جائے گا۔

﴿ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴾ (آیت:101)

(d) دیہاتی، بدوی ﴿أعراب﴾ حیلے بہانے تراش کر کے میدانِ جنگ سے رخصت لیتے ہیں۔

﴿ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ (آیت:90)۔

(e) بعض دیہاتی ، بدوی ﴿أعراب﴾ سچے اور مخلص مومن بھی ہوتے ہیں۔

﴿ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (آیت:99)۔

(f) جہاد میں شرکت نہ کرنے والے دیہاتی، بدوی ﴿أعراب﴾ کو سمجھایا گیا کہ جہاد میں ہر ہر قدم پر اجر سے نوازا جاتا ہے۔

﴿ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (آیت:120)

سورۃ التّوبۃ کا نظمِ جلی

سورت ﴿التوبۃ﴾ پانچ (5) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔ چوتھا طویل پیراگراف منافقین سے متعلق ہے، جس میں منافقین کو مخلص صحابہؓ کے کردار کی جھلکیاں بار بار دکھائی گئی ہیں۔

1- آیات 1 تا 28 : پہلے پیراگراف میں، بنی اسمٰعیل یعنی مشرکین اور دیگر عرب کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا۔

(a) مشرکینِ عرب اور کفر کے اماموں سے جہاد وقتال کا حکم دیا گیا۔ ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (آیت:5)

﴿ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ﴾ (آیت:12) ﴿ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ ﴾ (آیت:14) قریش کے خلاف فردِ جرم عائد کیا گیا کہ انہوں نے صلح حدیبیہ کی معاہدہ شکنی کی۔ رسول اللہ ﷺ کو مکے سے نکالنے کی سازشیں کیں۔ ﴿ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ ﴾ (آیت:13)

(b) تولیتِ کعبہ سے قریشِ مکہ کو معزول کیا گیا۔ وہ اللہ کے گھروں کی تعمیر کے حق دار نہیں ہیں۔ اللہ اور آخرت پر ایمان لا کر نماز اور زکوٰۃ پر عمل پیرا ہونے والے اور اللہ کے علاوہ کسی اور سے نہ ڈرنے والے سچے مؤمنین اور مجاہدین ہی خانۂ کعبہ کے متولی ہو سکتے ہیں (آیت:18)۔ مسلمانوں کو دین کی ترجیحات بتائی گئیں ۔ اللہ، رسول اور جہاد کو رشتہ داروں اور دنیا کے دیگر جھمیلوں پر ترجیح دی جانی چاہیے، یا پھر اللہ کے فیصلے کا انتظار کرنا پڑے گا۔ (آیت:24)

جنگِ حنین کے احسانات کا تذکرہ کیا گیا اور مشرکینِ مکہ کو نجس قرار دے کر مسجدِ حرام میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ یہ بھی دراصل ان کی تولیتِ کعبہ سے معزولی کا اعلان تھا۔ (آیت:28)

2- آیات 29 تا 35: دوسرے پیراگراف میں، بنی اسرائیل (اہلِ کتاب) یعنی یہود و نصاریٰ کے خلاف جہاد کا حکم دیا گیا

اہلِ کتاب سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ، جب تک وہ جزیہ دے کر اسلامی ریاست کی بالادستی کو تسلیم نہیں کر لیتے ﴿ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴾ (آیت:29)۔

اہلِ کتاب کے خلاف فردِ جرم عائد کی گئی کہ وہ عزیرؑ اور عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا بنا کر مشرک بن گئے ہیں (آیت:30) ۔

انہوں نے لوگوں کا مال ہڑپ کر لینے والے بخیل علماء اور صوفیا کی من مانی باتوں کو حلال و حرام سمجھ لیا۔ تورات سے تقابل کر کے دیکھنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اس طرح انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ کو اپنا رب اور حاکم و شارع بنا لیا۔ (آیت:31) ایسے دنیا پرست علماء اور رہبان کو دوزخ کے عذاب کی نوید سنائی گئی۔ (آیت:35)

3- آیات 36 تا 41 : تیسرے پیراگراف میں، ترغیبِ جہاد ہے اور ترکِ جہاد پر استبدالِ قیادت اور عذابِ الیم کی دھمکی ہے

مشرکینِ مکہ کے جرائم گنوائے گئے۔ انہوں نے ﴿ نَسِیْ ﴾ کی بدعت ایجاد کی۔ اللہ کے کیلنڈر میں من مانی تبدیلی کرتے رہے۔ ان کے خلاف متحد ہو کر جنگ کرنی ضروری ہے۔ (آیت:37)

﴿ مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ﴾ اور ﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا ﴾ کے الفاظ کے ذریعے مسلمانوں کو جنگ میں حصہ لینے کی ترغیب دی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا قانونِ استبدال: (Law of replacement)

جہاد نہ کرنے پر عذابِ الیم اور استبدال کی دھمکی دی گئی۔ ﴿ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ﴾ (آیت:39)

سورۃ محمد کی آخری آیت میں بھی یہ قانون بیان کیا گیا ہے کہ بخیل قوموں کو بھی زیادہ دیر تک باقی نہیں رکھا جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے احسان کا ذکر کیا کہ اس نے کافروں کے کلمے کو نیچا کر دکھایا اور اللہ کا کلمہ ہی بلند و بالا ہو کر رہا۔

﴿ وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ﴾ (آیت:40)۔

4- آیات 42 تا 127: چوتھے پیراگراف میں، منافقین کے خلاف فردِ جرم ہے اور ان سے جہاد کا حکم ہے

(a) منافقین کے خلاف فردِ جرم عائد کی گئی کہ وہ بلا عذر شرعی جنگ سے رخصت طلب کرتے ہیں ، فتنوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ان کا ماضی بھی داغ دار ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر گرفت کی گئی کہ انہیں آپ کیوں رخصت دیتے ہیں؟ ﴿ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ ﴾ (آیت:43)

(b) مسلمان ﴿اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ﴾ دو بھلائیوں میں سے ایک ضرور حاصل کریں گے، فتح یا شہادت۔ اللہ تعالیٰ منافقین کو راست (Directly) یا بالواسطہ مسلمانوں کے ذریعے ہلاک کرے گا۔ ﴿يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا﴾ (آیت:52)

ایمان کے بغیر ان کے صدقات قبول نہیں کیے جائیں گے۔ (آیت:53)

(c) منافقین تقسیمِ صدقات کے معاملے میں رسول اللہ ﷺ پر اعتراضات کیا کرتے تھے، انہیں بتایا گیا کہ زکوٰۃ منافقین کے لیے نہیں، بلکہ اُس کی خاص آٹھ (8) مدات ہیں۔ رسول ﷺ پر اعتراضات کرنے والوں کے لیے عذاب ہے۔

(d) زکوٰۃ کی آٹھ مدات: زکوٰۃ کی رقم صرف اور صرف فقراء، مسکینوں اور اُن لوگوں کے لیے ہے، جو صدقات کے کام پر مامور ہوں، اور اُن کے لیے ہے، جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو۔ پھر یہ گردنوں کے چھڑانے، قرض داروں کی مدد کرنے میں، اللہ کی راہ میں اور مسافر نوازی میں استعمال کی جاسکتی ہے۔ (آیت:60)

(e) منافقین کی جھوٹی قسموں کا ذکر کیا گیا، انہیں خدشہ لگا رہتا ہے کہ کہیں کوئی نئی سورت ان کے دل کے رازوں کا پول نہ کھول دے۔ ان کا انجام دوزخ ہوگا۔ (آیت:68)

منافقین کو تاریخ کی مجرم قوموں کے انجام سے ڈرایا گیا۔ (آیت:70)

(f) مخلص مؤمنین صحابہؓ کی صفات بتائی گئیں، انہیں جنت کی بشارت دی گئی اور اُنہیں کفار و منافقین سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔ (آیت:73)

(g) منافقین کا بُخل: منافقین کا پول کھولا گیا کہ ان کے وعدے جھوٹے ہوتے ہیں۔ مال آنے کے بعد بھی یہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، بلکہ غریب لیکن فیاض مسلمانوں کے انفاق کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (آیت:79)

رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو صاف بتا دیا گیا کہ منافقین کے لیے 70 مرتبہ بھی استغفار کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔ (آیت:80)

(h) جنگِ تبوک میں گرمی کی شدت کا بہانہ کرکے، جہاد میں شرکت نہ کرنے والے منافقین کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنے کا حکم دیا گیا (آیت:84) اور اس کے برعکس مخلص مجاہد صحابہؓ کے کردار اور ان کے اجر پر روشنی ڈالی گئی (آیت:89)

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ منافقین کے اموال و اولاد سے دھوکہ نہ کھائیں! (آیت:85)

(i) بدوی اور دیہاتی منافقین کی رخصت طلبی پر گرفت کی گئی۔ میدانِ جہاد سے صرف مریضوں اور کمزور لوگوں کو ہی رخصت دی جاسکتی ہے، وہ بھی اس صورت میں کہ وہ اسلامی ریاست کے وفادار ہوں ﴿اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (آیت:91)۔

بلا عذر جنگ سے رخصت طلب کرنے والوں کے لیے دوزخ کا عذاب ہوگا (آیت:95)

(j) بدوی عربوں کی مختلف قسمیں:

بعض دیہاتی ناواقفیت کی وجہ سے کفر و نفاق میں شدید ہوتے ہیں (آیت:97)۔

بعض دیہاتی منافقین بوجھ اور جرمانہ سمجھ کر انفاق کرتے ہیں اور مسلمانوں کے بدخواہ ہوتے ہیں (آیت:98)۔

بعض دیہاتی سچے اہلِ ایمان ہوتے ہیں۔ انصار و مہاجرین میں سے ﴿السابقون الاولون﴾ ایسے مخلص ہیں کہ یہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ بھی ان سے راضی ہوگیا۔ ان کے لیے جنت کے باغات ہیں (آیت:100)۔

ان کے برعکس مدینہ کے اندرونی اور مدینہ کے اطراف کے بیرونی منافقین کو دوہرا عذاب دیا جائے گا۔ (آیت:101)

وہ لوگ جن سے نیکیاں بھی ہوئیں اور کچھ گناہ بھی، ان پر اللہ نظرِ عنایت کرسکتا ہے (آیت:102)

(k) منافقین کی مسجد میں نماز نہ پڑھنے کا حکم دیا گیا (آیت:107)۔

مسجدِ قباء، جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور اس کے مخلص صحابہؓ کی فضیلت بیان کی گئی۔ (آیت:108)

(l) جہاد کی بیعت: اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدلے مجاہد مؤمنین سے ان کے جان و مال خرید لیے ہیں۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾ (آیت:111)

(m) نبی ﷺ اور اہلِ ایمان دونوں کو مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے منع کردیا گیا (آیت:113)۔

(n) تین صحابہ کی توبہ قبول کی گئی، جو محض سستی کی وجہ سے شریکِ جہاد نہیں ہوسکے تھے (آیت:118)۔

زبان سے ایمان لانے والوں کو اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور سچے مخلص صحابہؓ کا ساتھ دینے کی ہدایت کی گئی۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (آیت:119)

(o) انفاق اور جہاد کا اجر بتایا گیا کہ ہر سخاوت اور ہر ہر قدم پر سخی لوگوں اور مجاہدین کو اجر و ثواب سے نوازا جائے گا۔

دین کا علم حاصل کرنا اور دین میں تفقہ پیدا کرنا فرضِ کفایہ ہے۔ کم از کم کچھ لوگ ہر قبیلے سے آکر دین سیکھیں اور واپس جا کر اپنے علاقے میں دعوت و تبلیغ کریں (آیت:122)۔

مسلمانوں کو اطراف کے کافروں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا۔

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ﴾ (آیت:123)

(p) مخلص صحابہؓ اور منافقین میں موازنہ کیا گیا۔ مخلص صحابہؓ کے بارے میں بتایا گیا کہ ان کے ایمان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا﴾، جب کہ منافقین کے دلوں کی گندگی میں اضافہ ﴿فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ﴾۔ اسی لیے ہر سال ایک دو مرتبہ منافقین کسی نہ کسی فتنے میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ ﴿يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ﴾ (آیات:124 تا 126)۔

5- آیات 128 تا 129: پانچویں اور آخری پیراگراف میں، (جو دو آیات پر مشتمل ہے) محمد ﷺ کی قدر کرنے کا حکم دیا گیا

رسول اللہ ﷺ کی دردمندی اور خیر خواہی کا ذکر کیا گیا کہ وہ مؤمنین کے لیے حریص و شفیق و رحیم ہیں۔ مؤمنین کی تکلیف ان پر ناگوار گزرتی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اگر یہ لوگ آخری رسول کی اس خیر خواہی کو مسترد کرتے ہیں تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ اپنی توحید اور توکل کا اعلان کیجئے اور اللہ تو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

مرکزی مضمون

اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے خلاف جہاد کیا جائے، چاہے وہ مشرکین ہوں، یا اہلِ کتاب، یا منافقین۔ جہاد کے لیے خام مسلمانوں کو تربیت ضروری ہے۔